82536 ـ قیام اور قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہونے کی حالت میں ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنا

سوال

میں امارات سے تعلق رکھتی ہوں رمضان المبارك میں بذریعہ ہوائی جہاز عمرہ کے لیے گئی اور واپس اپنے ملك آتے ہوئے فلائٹ فجر سے قبل تھی، وقت مقررہ پر عملے کے ارکان نے سحری ختم ہونے کا اعلان کیا کہ فجر کا وقت ہو چکا ہے، تو میں نے نگاہ دوڑائی کہ نماز فجر کہاں پڑھوں کیونکہ لینڈنگ سے قبل ہی سورج طلوع ہو چکا ہوگا، لہذا راہداری کے علاوہ کہیں بھی نماز ادا کرنے کی جگہ نہ تھی، جو کہ ایك عورت کے لیے مناسب نہ تھا، اور مجھے لیٹرین جانے کی ضرورت بھی تھی (میں نے ہوا روك رکھتی تھی) لیکن رش کی بنا پر لیٹرین نہ جا سکی، اچانك میں نے دیکھا کہ مشرق کی جانب افق میں نارنگی رنگ کی سرخی ہو رہی تھی تو میں نے جلدی سے اپنی سیٹ پر بیٹھے بیٹھے ہی تکبیر کہہ کر نماز شروع کر دی، میرا غالب خیال یہی ہے کہ قبل ہماری پچھلی جانب تھا کیونکہ ہم مشرق کی جانب سفر کر رہے تھے، میں باوضوء تھی تو کیا میری اس حالت میں نماز صحیح تھی یا نہیں، یا مجھے کیا کرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

فرضی نماز میں قیام اور قبلہ رخ ہونا نماز کے ارکان میں شامل ہوتا ہے، بغیر کسی عذر ان دونوں کے بغیر نماز صحیح نہیں، اور اس میں اہل علم نے جو معتبر عذر بیان کیے ہیں،ان میں یہ شامل ہے کہ اگر کوئی شخص ہوائی جہاز میں سفر کر رہا ہو اور نماز کا وقت نکل جانے کا خدشہ ہو اور وہ نماز ایسی ہو جو اس سے پہلی یا بعد والی نماز کے ساتھ جمع بھی نہ ہو سکتی ہو، اور نمازی قیام اور استقبال قبلہ سے بھی عاجز ہو.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص ہوائی جہاز میں سفر کر رہا ہے اور اسے قبلہ کے رخ کا بھی علم نہیں، یہ علم میں رکھیں کہ کسی کو بھی قبلہ رخ کا علم نہیں اور اس شخص نے نماز ادا کر لی لیکن اسے علم نہیں کہ آیا اس نے قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کی ہے یا کسی اور رخ کی طرف، تو کیا اس طرح کی حالت میں اس کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" ہوائی جہاز کا مسافر اگر نفلی نماز ادا کرنا چاہے تو جس طرف جہاز کا رخ ہو اسی طرف رخ کر کے نماز ادا کر

سکتا ہے، اور اس میں قبلہ رخ ہونا لازم نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ سفر میں آپ کی سواری جس طرف بھی جا رہی ہوتی نماز ادا کر لیتے، لیکن فرضی نماز میں قبلہ رخ ہونا ضروری ہے، اور اگر ممکن ہو تو رکوع و سجود بھی ضروری ہے، اس بنا پر جو شخص بھی ہوائی جہاز میں ایسا کر سکتا ہو تو وہ ہوائی جہاز میں نماز ادا کر لے، اور اگر وہ شخص ہوائی جہاز میں ہے اور ایسی نماز کا وقت ہو گیا جو بعد والی نماز کے ساتھ جمع ہو سکتی ہو مثلا: اگر ظہر کی نماز کا وقت ہو جائے تو وہ اس میں تاخیر کر کے نماز عصر کے ساتھ ادا کر لے، یا پھر نماز مغرب کا وقت ہو جائے اور وہ ہوائی جہاز میں ہو تو اسے عشاء کی نماز کے ساتھ جمع کر لے.

اگر ہوائی جہاز میں قبلہ کا رخ بتانے کی علامت نہ ہو تو اس کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ وہ عملہ کے ارکان سے قبلہ کا رخ معلوم کرے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس کی نماز صحیح نہیں " انتہی.

ماخوز از: مجلة الدعوة (عربی) عدد نمبر (1757) صفحہ نمبر (45).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر میں ہوائی جہاز میں سفر کر رہا ہوں اور نماز کا وقت ہو جائے تو کیا میرے لیے ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنی جائز ہے یا نہیں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر دوران فلائٹ نماز کا وقت ہو جائے اور کسی ائرپورٹ پر فلائٹ لینڈ کرنے سے قبل نماز کا وقت نکل جانے کا خدشہ ہو تو علماء کرام کا اجماع ہے کہ وہ بقدر استطاعت رکوع و سجود اور قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کریگا، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

تو تم اللہ تعالی کا تقوی اپنی استطاعت کے مطابق اختیار کرو التغابن (16).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے:

" جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو تم اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1337).

لیکن اگر اسے علم ہو کہ فلائٹ نماز کا وقت نکلنے سے قبل لینڈ کر جائیگی اور اتنا وقت باقی بچےگا کہ نماز ادا ہو سکتی ہو، یا پھر وہ نماز بعد والی نماز کے ساتھ جمع ہو سکتی ہو مثلا ظہر کی نماز عصر، اور مغرب کی نماز عشاء کے ساتھ، یا اسے یہ علم ہو کہ دوسری نماز کا وقت نکلنے سے قبل ہوائی جہاز اتر جائیگا اور نماز کی ادائیگی کے

لیے وقت بچ جائیگا تو جمہور اہل علم ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنے کے جواز کے قائل ہیں کیونکہ وقت شروع ہونے کے بعد حسب استطاعت نماز ادا کرنے کا امر وجوب کے لیے ہے، جیسا کہ بیان ہو چکا ہے، اور صحیح بھی یہی ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 120).

کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی کیا گیا:

کیا ہوائی جہاز میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی قدرت کے باوجود شرم کی بنا پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر قیام کی قدرت رکھتا ہو تو ہوائی جہاز وغیرہ میں بیٹھ کر نماز ادا کرنی جائز نہیں، کیونکہ اللہ تعالی کا عمومی فرمان ہے:

اور تم اللہ تعالی کے لیے باادب کھڑے رہا کرو . البقرۃ (238).

اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت کردہ صحیح بخاری کی حدیث کے مطابق کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا:

" تم نماز کھڑے ہو کر ادا کرو، اور اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر، اور اگر استطاعت نہ ہو تو پہلو کے بل "

نسائی کی صحیح سند کے ساتھ روایت میں درج ذیل الفاظ زیادہ ہیں:

" اگر استطاعت نہ ہو تو لیٹ کر " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 126).

دوم:

طہارت و پاکیزگی نماز صحیح ہونے کی شروط میں شامل ہے، آپ نے نماز باوضوء ادا کی ہے اس لیے ان شاء اللہ آپ کی نماز صحیح ہے، لیکن صرف اتنا ہے کہ پیشاب اور پاخانہ یا ہوا شدید ہو تو اسے روک کر نماز ادا کرنی مکروہ ہے، کیونکہ یہ نماز کے خشوع و خضوع اور دل لگا کر نماز ادا کرنے پر اثر انداز ہوتا ہے، لیکن ان شاء اللہ نماز صحیح ہے.

اور اوپر جو کچھ بیان ہو چکا ہے اس کی بنا پر جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ:

اگر تو آپ نے قیام اور استقبال قبلہ عاجز ہونے کی بنا پر ترك کیا تو آپ کی نماز صحیح تھی، اور اگر قیام اور استقبال قبلہ کرنا ممکن تھا لیکن آپ نے ترك کر دیا تو آپ کی نماز صحیح نہیں، آپ کو اب دوبارہ ادا کرنا ہو گی.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کا عمرہ قبول فرمائے، اور سوال کرنے کی حرص پر آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

واللہ اعلم .